تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار لاکہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور

جلد نمبر 6 شمارہ 6 9 تا 15 شوال المکرم 1417ھ 17 تا 23 فروری 97ء خبرنامہ شعبہ نشرو اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان قیمت فی شمارہ ایک روپیہ

# شیعہ سنی مفاہمت کے بغیر نفاذِ اسلام کی خواہش ایک خواب اور سراب بن کر رہ جائے گی ○ ڈاکٹر اسرار احمد

## ایرانی انقلاب کے بعد ایران امریکہ کا سب سے بڑا دشمن ملک بن چکا ہے، ملک دولخت ہونے کے باوجود ہم پچاس سالہ گولڈن جوبلی منا رہے ہیں

لاہور (پ ر) قیامت سے پہلے یہود کا خاتمہ ہو جائے گا اور عالمگیر سطح پر نظام خلافت قائم ہو گا جس کا آغاز پاکستان، ایران اور افغانستان پر مشتمل مشرقی خطے سے ہو گا۔ ایران پر امریکی یلغار کے متوقع خطرے کی وجہ سے شیعہ سنی مفاہمت کی اہمیت کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ شیعہ سنی مفاہمت کے بغیر نفاذ اسلام کی خواہش ایک خواب اور سراب بن جائے گی۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں خطبہ جمعہ میں کہا ہے کہ یہودیوں نے "نیو سیکولر ورلڈ آرڈر" کا دو سو سال قبل جو منصوبہ بنایا تھا نیو ورلڈ آرڈر دنیا پر یہودی غلبے کا دوسرا نام ہے۔ انہوں نے کہا امریکی قیادت میں مغربی ممالک کی فوجی قوت اور عالمی مالیاتی اداروں کے ذریعے یہود نے پوری دنیا کو اپنے شیطانی تسلط میں جکڑ لیا ہے۔ ایرانی انقلاب سے قبل ایران کو امریکہ کے "پولیس مین" کی حیثیت حاصل تھی مگر اسلامی انقلاب کے بعد ایران امریکہ کا سب سے بڑا دشمن ملک بن چکا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ایران دنیا کا واحد اسلامی ملک ہے جو عوام اور حکومت دونوں سطحوں پر اسلامی بنیاد پرستی کا علمبردار ہے، افغانستان میں راسخ العقیدہ سنی و حنفی علماء کی حکومت کا قیام اور پاکستان کے عوام میں اسلامی بنیاد پرستی کا وافر جذبہ موجود ہے چنانچہ سیکولر ورلڈ آرڈر کے علمبردار امریکہ اور اس کے حواری ایران پاکستان اور افغانستان میں موجود بنیاد پرستی کے جذبے سے خوف زدہ اور سراسیمہ ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا امریکہ کی جانب سے ایران پر یلغار کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔ ان حالات میں شیعہ سنی مفاہمت کی اہمیت پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ شیعہ سنی مفاہمت سے جہاں نفاذ اسلام کی راہ ہموار ہونے کے ساتھ ساتھ ایران اور افغانستان میں مفاہمت کے نتیجے میں دوستانہ تعلقات قائم ہوں گے چنانچہ ایران، پاکستان اور افغانستان پر مشتمل اسلامی بلاک ہی نیو ورلڈ آرڈر کا مقابلہ کر سکے گا۔ علاقے میں عظیم انقلابی قوت کا قیام اسلام کے عالمی غلبے کی تمہید ثابت ہو گا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو تسلیم کرنا ہی اصل دین ہے چنانچہ شیعہ اور سنی دونوں اس وحدت میں شامل ہیں جب کہ سیکولرازم کے زیر اثر دین و دنیا کی تفریق کرنے والے مذہبی طبقات دین میں تفرقے بازی کے جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ قومی سطح پر اللہ تعالیٰ سے کئے گئے وعدوں کو توڑنے اور نظریہ پاکستان سے انحراف کی پاداش میں ملک دولخت ہو گیا تھا مگر ہم بے شرمی اور ڈھٹائی سے ملک کی گولڈن جوبلی منا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہماری اکثریت کا دین سے ثقافتی و رسمی تعلق کے سوا حقیقی رشتہ ختم ہو چکا ہے، نماز جیسے بنیادی فرض کو ادا نہ کرنا جس کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ تاجر طبقہ ارکان اسلام کی ادائیگی سمیت مساجد و مدارس اور علماء کی خدمت کرتا ہے مگر سودی لین دین سے گریز اور سچ اور جھوٹ میں تمیز سے یہ طبقہ اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتا ہے۔ انہوں نے کہا جماعت اسلامی نے الیکشن کا بائیکاٹ کر کے تنظیم اسلامی کا موقف تسلیم کر لیا ہے کہ الیکشن کی سیاست سے اسلام کا نفاذ نہیں ہو سکتا۔ جماعت اسلامی کے طویل عرصہ تک سیاسی دنگل میں موجود رہنے کی وجہ سے کارکنوں کا مزاج سیاسی بن چکا ہے۔ دعوت اور تربیت کی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے جماعت اسلامی، تنظیم اسلامی اور تحریک اسلامی کے دونوں گروپوں پر مشتمل وفاق قائم کیا جائے تاکہ اسلامی انقلاب کے لئے انقلابی قوت منظم کی جا سکے۔ انہوں نے کہا سپریم کورٹ کے فیصلے سے ملک متوقع سیاسی بحران سے محفوظ ہو گیا ہے۔ ملک میں مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی دونوں کو بڑی سیاسی جماعتوں کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے جب کہ مذہبی سیاسی جماعتیں عملاً سیاسی اکھاڑے سے باہر ہو چکی ہیں۔ انہوں نے کہا ممتاز بھٹو جیسے قوم پرست سندھی رہنما کی جانب سے سیہون کو سندھ کا دار الحکومت بنانے کی تجویز اور برطانوی وزیر اعظم جان میجر کی جانب سے کراچی کی بندرگاہ کو برطانیہ کے حوالے کرنے کی "فرمائش" سے کسی گہری عالمی سازش کا اظہار ہوتا ہے۔

## سیاستدان ایک دوسرے کی کردار کشی کی بجائے عوامی فلاح و بہتری کی تجاویز سامنے لائیں ○ محمد نسیم الدین

لاہور (پ ر) سیاستدانوں کو چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کی کردار کشی کرنے کی بجائے مہنگائی کے بوجھ تلے دبی ہوئی پسماندہ اور مفلوک الحال عوام کی فلاح و بہبود اور ملک و قوم کی بہتری کے لئے ٹھوس اور قابل عمل تجاویز سامنے لائیں۔ تنظیم اسلامی کے نائب امیر محمد نسیم الدین نے اپنے بیان میں افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ قومی سطح کے سیاست دان ہونے کا دعویٰ کرنے والوں کی اکثریت ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے اسلامی تعلیمات اور انسانی اخلاقیات دونوں کی دھجیاں اڑانے میں مصروف ہے۔ انہوں نے قومی رہنماؤں سے کہا کہ وہ اپنے اس غیر اخلاقی طرز عمل سے گریز کرتے ہوئے اپنے طرز عمل سے باشعور اور باکردار لیڈر شپ کا مظاہرہ کریں۔ ان کے اسی رویہ سے ملک و قوم کی بہتری ہو سکتی ہے۔

## مغربی لباس کو قابل فخر سمجھنا غلامانہ ذہنیت کا اظہار ہے، محمد نسیم الدین

### صدر قومی لباس کی پابندی ختم کرنے کا حکم جاری کرنے سے باز رہیں

لاہور (پ ر) ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ کے جج صاحبان کے لئے شیروانی اور شلوار جیسے قومی لباس کی پابندی ختم کر کے مغربی لباس پہننے کی اجازت دینا مضحکہ خیز فیصلہ ہے۔ تنظیم اسلامی کے نائب امیر محمد نسیم الدین نے اپنے بیان میں صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ عدلیہ کے معزز ججوں پر سے قومی لباس پہننے کی پابندی ختم کرنے کا غیر دانشمندانہ حکم جاری کرنے سے باز رہیں۔ انہوں نے کہا آزادی کے پچاس سال بعد بھی حکمران طبقہ قوم کی درست سمت رہنمائی کرنے کی بجائے اپنے سابقہ مغربی آقاؤں کی نقالی کو اپنا "دین وایمان" بنائے ہوئے ہے۔ قومی لباس کی بجائے مغربی لباس کو عظمت کی علامت سمجھنا غلامانہ ذہنیت کا مظہر اور شکست خوردہ سوچ کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران طبقہ قوم و ملک کی بہتری کے اقدامات کرنے کی بجائے اپنی صلاحیتوں اور وقت کو قوم کی امنگوں سے متصادم فیصلے کرنے میں ضائع کرنے سے گریز کرے۔

## عوام کی مشکلات کا حل نئی منتخب حکومت کی اولین ترجیح ہونی چاہئے۔ ڈاکٹر اسرار

لاہور (پ ر) سپریم کورٹ کی جانب سے بے نظیر حکومت کی بحالی کی درخواست مسترد کئے جانے کے فیصلے سے ملک کو درپیش غیر یقینی سیاسی صورت حال کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی سمیت دیگر سیاسی جماعتیں بھرپور طریقے سے 3 فروری کے انتخابات میں شریک ہو کر جمہوری عمل کو آگے بڑھائیں۔ انہوں نے کہا آئندہ انتخابات کے نتیجے میں منتخب ہونے والی حکومت کی اولین ترجیح ملکی مفاد اور عوامی بھلائی کے لئے ٹھوس پالیسیاں تشکیل دے کر عوام کی مشکلات کو حل کرنا ہونا چاہئے۔

## قرآن پر عمل کر کے ہی استحصالی نظام سے نجات مل سکتی ہے ○ ندیم بیگ

ننکانہ (نمائندہ خصوصی) موجودہ فتنہ انگیز دور میں قرآن ہی سے نکلنے کا راستہ مل سکتا ہے۔ مرزا ندیم بیگ نے ننکانہ صاحب میں محفل حسن قرات کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ آج مسلمان اس لئے ذلیل ہیں کہ ہم نے قرآن پاک کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ ہماری نجات کا واحد راستہ قرآن پر عمل کرنے میں ہے۔ قرآن مجید ہی وہ واحد کتاب ہدایت ہے جو ایک مکمل نظام حیات عطا کرتی ہے۔ اس میں زندگی کے ہر شعبے کے متعلق اصول اور ضابطے دیئے گئے ہیں کہ ہم نے کاروبار کس طرح کرنا ہے۔ سیاست کس طرح کرنی ہے۔ وراثت کے اصول کیا ہوں گے، پردے کے احکام کیا ہیں۔ عبادات کس طرح بجا لانی ہیں۔ حاکمیت کا حق کس کو حاصل ہے۔ قرآن کے عطا کردہ عادلانہ نظام پر عمل کر کے ہی موجودہ استحصالی نظام سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے اور مشکلات سے چھٹکارہ مل سکتا ہے۔

انہوں نے کہا ہماری نجات صرف اور صرف قرآن مجید پر عمل کرنے اور نظام خلافت کے قیام ہی سے ممکن ہے۔ نظام خلافت کا قیام ہی تنظیم اسلامی کا پیغام ہے یہ انتخابات سے ہرگز نہیں آ سکتا بلکہ ہمیں اس کے لئے انقلابی جدوجہد کرنی ہو گی۔

## فتنوں کی جڑ غیر اسلامی نظام کے خاتمے کے بغیر مسائل حل نہیں ہوں گے۔ محمد اشرف وصی

### قادیانیوں کو احمدی لکھنے کے فیصلے پر کامیاب احتجاج میں تنظیم اسلامی کی بھرپور شرکت

لاہور (نامہ نگار) حکومت کی جانب سے قادیانیوں کو احمدی لکھنے کے فیصلے کے خلاف دینی جماعتوں نے مسجد شہداء میں احتجاجی جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ناظم حلقہ لاہور ڈویژن محمد اشرف وصی نے کہا کہ اس طرح کے فتنوں کے پیدا ہونے کی اصل وجہ ملک میں رائج غیر اسلامی نظام اور غیر اللہ کی حکمرانی ہے۔ ہمارا مذہبی حلقہ فتنوں کے پیدا ہو جانے کے بعد ان کی سرکوبی کی تو کوشش کرتا ہے جب کہ فتنوں کی جڑ غیر اسلامی نظام کو بدلنے کی طرف توجہ نہیں دی جا رہی۔ اگر ملک میں اللہ اور اس کے رسول کا عطا کردہ نظام قائم ہو جائے تو نہ یہ مسائل پیدا ہوں اور نہ ہمیں تحریکیں چلانے کی ضرورت پڑے۔ غیر اسلامی حکومت سے توقع کرنا کہ وہ اسلامی شعائر کا احترام کرائے گی بھولپن اور فریب خوردگی ہے۔

انہوں نے کہا کہ نگران حکومت نے قادیانیوں کے پاسپورٹ پر قادیانی کی بجائے احمدی لکھنے کا فیصلہ کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو اشتعال دلانے کی حماقت کی ہے اور ایسا اقدام ملک کے امن وامان کو مزید خراب کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کو احمدی لکھنے کے فیصلے کو واپس لے۔

## نائب ناظم نشرو اشاعت کی ڈسکہ میں منعقدہ تفہیم دین کورس میں شرکت

ڈسکہ (نامہ نگار) حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن میں شامل اسرہ ڈسکہ کے زیر اہتمام منعقدہ ہفت روزہ تفہیم دین کورس کے آخری روز نائب ناظم نشرو اشاعت نعیم اختر عدنان نے "موجودہ دور میں غلبہ دین کا طریقہ کار" کے موضوع پر خطاب کیا۔ تفہیم دین کورس ایلمنٹری سکول ڈسکہ میں منعقد کیا گیا تھا جس میں شرکت کرنے والوں میں نوجوان طلبہ کی اکثریت تھی۔ یہ پروگرام مرزا ندیم بیگ نائب ناظم حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کی خصوصی محنت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

اداریہ

# تصویر کا دوسرا رخ

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

حالیہ عام انتخابات کے غیر متوقع نتائج کے بارے وطن عزیز میں عمومی تاثر یہی ہے کہ عوام الناس نے ازخود احتساب کرتے ہوئے مسلم لیگ کو بھاری اکثریت میں ووٹ دے کر قوم کی خوشحالی کے لئے راہ ہموار کر دی ہے۔ یہاں تک کہ نگران حکومت نے بھی احتسابی عمل میں اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے کی غرض سے اسی تصور کو بیان کرنے میں عافیت سمجھی کہ اصلی احتساب تو عوام ہی کر سکتے ہیں اور عوام نے اس مرتبہ ایسا کر ہی دیا ہے۔ حقیقت حال کے صحیح ادراک کی خاطر گروہ بندی اور مجزاتی تصورات سے بالا تر ہو کر وطن عزیز کی پچاس سالہ زندگی کا تجزیہ کیا جائے تو یوں دکھائی دیتا ہے کہ پاکستان میں ہر انتخاب کے موقع پر عوام نے تلخ تجربات کی بنا پر تصویر کا دوسرا رخ سامنے لانے کا فیصلہ کیا کہ شاید ان کے حالات سنور جائیں۔ ایک مرتبہ بھی ایسا نہ ہوا کہ جانے والی حکومت پھر سے منتخب ہوئی ہو بلکہ ہر بار مخالف پارٹی ہی برسراقتدار آئی۔ قیام پاکستان کے پہلے گیارہ سال مسلم لیگیوں ہی کی حکومت رہی۔ پھر ایک فوجی ڈکٹیٹر نے حکومت پر غاصبانہ قبضہ کر لیا تو قوم نے اف تک نہ کی' یہاں تک کہ منصفان عالیہ نے اس "ڈکٹیٹی" کے جواز میں نئی قانونی اصطلاحات تخلیق کر ڈالیں۔ گیارہ سال بعد حالات نے پھر پلٹا کھایا' ایک انقلابی تحریک کے ذریعے "پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ" کے نعرے کے مقابلے میں سوشلزم کا نظریہ اجاگر ہوا اور ڈکٹیٹروں سے اقتدار چھن گیا (البتہ اس دوران ملک بھی دولخت ہوا)۔ سات سال بعد قوم نے ایک بار پھر بیزاری کا عملی اظہار کیا تو اس ہیجانی کیفیت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک اور فوجی ڈکٹیٹر حکومت پہ قابض ہو گیا۔ وہ غاصب مرد مومن مرد حق کہلایا تاہم سوشلزم کے حامیوں نے احتجاج کیا' ماریں کھائیں' جانیں دیں' حتیٰ کہ انکا لیڈر ٹھکانے لگا اور یوں تحریک بظاہر دب گئی۔ البتہ مختلف انداز میں اس ڈکٹیٹر کے خلاف جدوجہد جاری رہی اور اس کا گیارہ سالہ اقتدار بالاخر جہاز کریش ہونے پہ ختم ہوا۔ یہ گیارہ سالہ دور بظاہر ہی سہی مگر دین پسندی کا زمانہ ضرور کہلایا۔ عجب معاملہ ہے کہ مرد مومن مرد حق کہلانے والا تخریب کاری کا شکار ہوا اور اس کے باجود انتخابات کے ذریعے حکومت سوشلزم کے حامیوں کی بنی۔ پونے دو سال بعد پھر سے تبدیلی رونما ہوئی اور تصویر کا دوسرا رخ سامنے آیا یعنی سوشلزم کی مخالف مسلم لیگ نے حکومت سنبھالی۔ اب کہ تین سال تک دین پسندی کا دعویٰ کرنے والے برسراقتدار رہے مگر ایک بار پھر اکھاڑ پچھاڑ ہوئی تو تصویر کا رخ بدلا اور سوشلزم کی حامی پیپلز پارٹی نے حکومت سنبھالی۔ یہ لوگ بھی تین سال سے زیادہ دیر برا جمان نہ رہ سکے اور یوں عوام الناس نے موقع پاتے ہی تصویر کا رخ پھر پھیر دیا۔ یہ ہے ہمارے غریب عوام کا انداز انتخاب۔ یہ بیچارے اتنا ہی کر سکتے ہیں کہ جانے والے کی پیٹھ پر لات ماریں اور آنے والے کا اس آس پہ منہ چوم ڈالیں کہ ممکن ہے وہ عوام کے بھلے کا کچھ کر گزرے۔ ماسوائے چند لائق صد احترام اشخاص جو قیام پاکستان کے تھوڑے ہی عرصے بعد اللہ کو پیارے ہوئے کسی نے بھی پاکستان کے عوام سے وفا نہیں کی۔ ہر ایک نے اپنے ہی بھلے کی فکر کی۔ اگر بیچارے غریب ان لٹیروں سے دریافت کرنے کی بساط نہیں رکھتے تو رب تو ضرور پوچھے گا کہ محکمہ بحالیات کی ملی بھگت سے کس کس نے اور کیوں لوٹا' بنکوں میں عوام کے خون پسینے سے کمائی ہوئی رکھی رقوم سے کس نے بڑے قرضے لے کر ہڑپ کئے' مراعات کے نام پر قوم کے وسائل کا کس نے ناجائز استعمال کیا' منشیات کا کاروبار کس نے فروغ دیا' غریب و مفلوک کس نے جانا' جھوٹ عیاری اور مکاری کی ریت کس نے ڈالی' کوڑے کے ڈھیروں سے چیتھڑے چن کر غریب کا پیٹ پالنے کی نوبت کس نے آنے دی' تعلیم کیوں بکی' امیر زادوں کے لئے ایچیسن جیسے کالجوں کے برعکس غریب کا بچہ کیوں بے علم رہا' دانشوروں نے اپنے کہے پہ عمل کیوں نہ کیا' علماء نے دین کی روح کو کیوں اجاگر نہ کیا' نظریات پر توجہ دینے کی بجائے شخصیات کی خوشامد کے انداز کی کس نے آبیاری کی' حلال و حرام کی تمیز کیونکر دھندلا گئی اور حق بات کہنے سے کس نے گریز کیا۔

گزشتہ حکومت کی برطرفی کے روز سے لے کر عام انتخابات میں ووٹ ڈالنے کے روز تک تین ماہ کے ہر دن کرپشن اور احتساب کا تذکرہ ہوا۔ مطالبہ ہوا' وعدے کئے' مظاہرے دیکھنے میں آئے۔ کہیں دھرنے کی شکل میں' کہیں موومنٹ کے طور پر' کبھی اکابرین کے عشقیہ سکینڈل منظر عام پہ لا کر' کبھی پرنس اور پلے بوائے کی فلم بی بی سی سے نشر کروا کر' کبھی سرے محل کا راز افشا کرتے ہوئے' کبھی رائے ونڈ میں ایک سو ایکڑ پر محیط رہائش گاہ کا طعنہ دے کر' کبھی چھاپہ مار کر ستر کروڑ چھپائی رقم کی بازیابی کا اعلان کرتے ہوئے' کبھی سمگل شدہ دو ٹن سونے کا پتہ لگا لینے کا کریڈٹ لے کر' کبھی ہزاروں نادہنگان امیدواروں کی فہرستیں شائع کروا کر' کبھی احتساب کمشنروں کے انٹرویو دکھا کر اور کبھی آئین کی دفعہ 62 کے تحت امیدواروں کی چھان پھٹک کا یقین دلا کر۔ مگر بر آنے والے حالات نے سمجھا دیا کہ یہ تو سارا سیاسی سراب تھا۔ انتخابات کے نتائج کا اعلان ہوتے ہی اس ڈرامے کا ڈراپ سین ہوا اور رواداری و بھائی چارے کی فضا نے سب کچھ ڈھانپ لیا۔ یوں ایہلڈو' 313 اور سیاسی بلیک میل کے دیگر حربوں کی داستان نظروں کے سامنے گھوم گئی۔ کسی نے چپکے سے کان میں کہا پاکستان کے متموں لوگ سبھی معصوم ہیں' چوری اور بددیانتی تو غریب کا شیوہ ہے۔ تم لوگ خواہ مخواہ ہر بار تصویر کا دوسرا رخ دیکھنے کی زحمت گوارا کرتے ہو!

## شعبہ اکاؤنٹ میں آسامی خالی ہے

تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر واقع لاہور میں شعبہ اکاؤنٹ میں آئی کام بمع تجربہ کے حامل فرد کی ضرورت ہے۔ رفیق تنظیم کو ترجیح دی جائے گی۔

## کرپشن

تحریر: نجیب صدیقی

کرپشن کا تعلق انسانی سوچ سے ہے جب تک یہ سوچ نہیں بدلے گی واویلا کرنے کے باوجود کرپشن ختم نہیں ہو گی۔ ہمارے معاشرے کی سوچ یہ ہے کہ جو کچھ ہے وہ یہی "دنیا" ہے۔ یہ دنیا ہی اصل شے ہے۔ یہ دنیا جو خود ہماری نظروں کے سامنے پھیلی ہوئی ہے اپنے کچھ مادی تقاضے رکھتی ہے ان تقاضوں کا حصول ہی اصل مقصد ہے۔ ان کو حاصل کرنے کے لئے عقل ہمیں جس جس سمت لے جائے ہمیں جانا چاہئے۔ زندگی کی رعنائیاں اسی سے وابستہ ہیں۔ عزت اس کو حاصل ہے جس کے پاس دنیا کی وافر مقدار موجود ہے۔ رشتے اس کے لئے آتے ہیں جس کی کمائی قابل رشک ہے۔ بچے اس کی اچھے سکول میں پڑھتے ہیں جو بھاری اخراجات کا بوجھ اٹھا سکتا ہے اور بالاخر وہی بچے آگے چل کر اچھی ملازمت حاصل کر لیتے ہیں۔ معمولی اداروں کے پڑھے ہوئے بچے ہمیشہ پیچھے رہتے ہیں اور ان کا مستقبل ہمیشہ اندھیروں کی نذر ہو جاتا ہے۔

### اللہ تعالیٰ اور رسول اکرمؐ کے احکامات کی بجا آوری ہی سے دنیا و آخرت میں فلاح نصیب ہو سکتی ہے

اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے وہ یہی دیکھتا ہے۔ جب وہ سفر کرتا ہے تو اسے اپنے نشست حاصل کرنے کے لئے اضافی پیسے دینے پڑتے ہیں' کسی دفتر میں اپنے کام سے جاتا ہے تو وہاں بھی بغیر لئے دیئے دال نہیں گلتی۔ معمولی سے معمولی کام کے لئے اسے دھکے کھانے پڑتے ہیں اور اس کی جیب الگ خالی ہوتی ہے۔

بازار میں جو سودا خریدنے جاتا ہے تو اسے اصل چیز نہیں ملتی۔ ملاوٹ کی اشیاء لے کر گھر لوٹتا ہے' معاشرہ اتنا شاطر ہو گیا ہے کہ اصلی اور نقلی کی تمیز ختم ہو چکی ہے۔

اس ظالمانہ ملاوٹ نے انسانی صحت کو برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ اب تو دوائیوں میں بھی ملاوٹ ہو رہی ہے جس کی وجہ سے انسان کے دکھ درد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ وہ اپنے اردگرد دیکھتا ہے کہ عزت اس کو ملتی ہے جس کی جیب میں چار پیسے ہوں۔

وہ پیسے ناجائز طریقے سے آتے ہیں یا ظلم اور زیادتی کر کے حاصل کئے ہیں۔ وہ بھی یہ طے کر لیتا ہے کہ وہ پیسے کے حصول کے لئے اخلاقی قدروں کو روند ڈالے گا۔ اپنے بچوں کے مستقبل کے لئے لوٹ کھسوٹ میں سرگرم ہو جائے گا۔ معاشرے میں اپنا مقام بنانے کے لئے دولت جمع کرنے کا خواہ اسے دوسروں کو روند کر ہی کیوں نہ جانا پڑے۔

یہ سوچ اس کو حیوانی سطح سے بھی نیچے لے جاتی ہے وہ سراپا خود غرض بن جاتا ہے اور جب خیر وشر کی تمیز اٹھ جائے تو معاشرہ جنگل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ہم اگر اس ملک کے خیر خواہ ہیں اس معاشرے کے خیر خواہ ہیں۔ انسانوں کے خیر خواہ ہیں اپنے بچوں کے خیر خواہ ہیں اپنے گھر کے خیر خواہ ہیں

### آج کا انسان سراپا خود غرض بن چکا ہے' اصل اور نقل کی تمیز معدوم ہو چکی ہے

تو ہمیں معاشرے کی اس سوچ کو بدلنے کے لئے کمر ہمت کس لینا چاہئے۔ اس سوچ کو بدلنے کے لئے توحید و آخرت کے تصور کو اجاگر کرنا ہو گا۔ یہ بتانا ہو گا کہ یہ دنیا ہی زندگی کا حصہ نہیں ہے بلکہ اصل زندگی کا بہت تھوڑا حصہ ہے اور اس کی اچھائی یا برائی پر آنے والی زندگی کے اچھے اور برے ہونے کا مدار ہے۔ وہ لوگ جو اس دنیا میں اپنے کو سنبھال کر رکھنے' حرام و حلال کے حدود کو ملحوظ رکھیں گے۔ اوامر اور نواہی کی پابندی کریں گے اور ایک سچے مسلمان کی سی زندگی گزاریں گے وہی آخرت میں سرخرو ہوں گے اور ہمیشہ کے لئے وہ جنتوں میں رہیں گے اور وہ لوگ جن کی سوچ محض اس دنیا تک ہے اور انہوں نے اپنی توانائیاں اس دنیا کے لئے مختص کر لی ہیں وہ آخرت میں خسارے سے دوچار ہوں گے۔ یہ تصور ان کے ذہنوں میں راسخ کرنا ہے کہ یہ دنیا ہرگز اصل نہیں ہے [illegible] اس دنیا میں آنے [illegible] پڑا یہ عارضی پڑاؤ ہے' مسافرخانہ ہے [illegible] اپنے ہاتھوں سے اپنے ماں باپ' عزیز و اقارب کو مٹی میں اتارا اور ان میں سے کوئی بھی لوٹ کر نہیں آیا۔ یہاں کی مدت ختم ہونے کے بعد ہمیشہ کے لئے جانا پڑا۔ وہ اپنا سامان دنیا میں چھوڑ گیا اپنے ساتھ تو کچھ بھی نہ لے جا سکا سوائے ان نیک و بد اعمال کے جو اس نے اس دنیا میں کمائے تھے وہ اولاد جن کے لئے وہ راتوں کو جاگا کرتا تھا جن کی خاطر اس نے حرام و حلال کے حدود کو توڑا تھا اور دن رات دولت جمع کرنے میں مصروف تھا' وہ بیٹا بیٹی بھی اس کے کسی کام کے نہیں' سبھی نے ساتھ چھوڑ دیا ہے۔

یہ تصور جب تک ذہنوں میں راسخ نہیں ہوتا اس کی سوچ کا رخ تبدیل نہیں ہو سکتا۔ آخرت میں جوابدہی کا تصور اسے اس دنیا میں سیدھا رکھ سکتا ہے۔ اسے حرام سے بچا سکتا ہے قناعت پر تیار کر سکتا ہے اور اس دنیا سے سلامت روی سے گزر جانے پر خوشدلی سے آمادہ کر سکتا ہے۔ یہ تصور ہی ہے جو تنہائی میں بھی گناہ سے روکتا ہے۔

ایک مومن کی متاع یہ تصور ہے کہ اسے اپنے رب کے سامنے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ دنیا میں جتنے پیغمبر آئے انہوں نے اسی تصور کو انسانوں کے ذہنوں میں راسخ کرنے کی کوشش کی۔

اسی تصور پر انسان کی نجات ہے۔

☆☆☆

## ننکانہ میں تنظیم اسلامی کی دعوتی سرگرمیاں

مرتب عبدالمتین مجاہد

تنظیم اسلامی کے رفقاء نے ننکانہ صاحب میں تنظیم کی دعوت اور نظام خلافت کی برکات کو عام کرنے کے لئے "محفل حسن قرات" کو دعوت کا ذریعہ بنایا گیا۔ محفل حسن قرات کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے شہر کی مشہور جامع مسجد اشرفیہ المعروف اونچی مسجد کا انتخاب کیا گیا۔ پروگرام کی تشہیر کے لئے بینر لگائے گئے۔ [illegible] دعوتی پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں احباب کو خصوصی دعوت نامے کے ذریعے پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ ننکانہ صاحب کی نمایاں شخصیات جن میں تاجر حضرات' وکلاء' سیاستدان اور دیگر افراد شامل تھے' کو گھر گھر جا کر دعوت دی گئی۔ 9 جنوری بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد اشرفیہ میں محفل حسن قرات کا آغاز ہوا۔ مسجد کے اندر بینرز آویزاں کئے گئے تھے جن میں قرآن مجید کی دعوت' تنظیم اسلامی کا فکر اور رمضان المبارک اور محفل قرات کے موضوعات شامل تھے۔ مسجد کے بیرونی دروازے پر تنظیم اسلامی کی جانب سے خوش آمدید کا بینر لگایا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز قاری محمد یحییٰ کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض برادر محمد جمیل چیمہ نے ادا کئے جب کہ ان کی معاونت برادر خالد حمید ملک نے کی۔ محفل کی صدارت ناظم حلقہ شیخ محمد جمیل ملک اور محترم چودھری مسعود احمد نائب ناظم حلقہ نے کی اور مہمان خصوصی نائب ناظم حلقہ گوجرانوالہ جناب مرزا ندیم بیگ تھے۔ یہ پروگرام راقم کے زیر انتظام منعقد ہوا۔

تلاوت کے بعد قرآن کالج کے ہونہار طالب علم جناب نادر عزیز نے نعت رسول مقبول پیش کی بعد ازاں قاری مرزا آصف رسول' قاری عتیق الرحمن' قاری عبدالسلام' قاری محمد سلیم [illegible]' قاری شمس الرحمن' حافظ حبیب احمد' قاری محمد اقبال' جامعہ رحمانیہ کے قاری عبید اللہ غازی' جامعہ رحمانیہ کلیۃ القرآن کے استاد قاری عبدالرزاق نے اور ننکانہ صاحب کے معروف قاری عبداللطیف نے قرآن پاک کی خوبصورت آواز میں تلاوت کی۔ پروگرام کے آخر میں مہمان خصوصی مرزا ندیم بیگ نے "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" کے موضوع پر خطاب کیا۔

پروگرام کا اختتام حلقہ گوجرانوالہ کے ناظم جناب محمد شاہد اسلام کی دعا سے ہوا۔ آخر میں میں ان احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جن کے تعاون اور محنت سے یہ پروگرام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی کتب کا سٹال جلسے کے موقعہ پر بھی اور جمعہ کے روز بھی لگایا گیا۔ خصوصی طور پر ڈاکٹر صاحب کی کتاب "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" اور تنظیم اسلامی کا پمفلٹ پیغام خلافت بھی تقسیم کیا گیا۔

## تنظیم اسلامی گجرات کے زیر اہتمام قرآن فہمی کے پروگراموں کی تفصیل

* دورہ ترجمہ قرآن بمع نماز تراویح۔ دفتر تنظیم اسلامی لنک جناح روڈ گجرات' مدرس شمس العارفین
* مفہوم القرآن۔ مسجد میاں اللہ رکھا گجرات میں بعد از تراویح' مدرس عبدالروف
* ترجمہ قرآن (منتخب آیات)۔ جامع مسجد مسهده غربی روزانہ بعد نماز فجر' مدرسین میاں محمد اشرف / محمد رفیق راشدی
* مفہوم القرآن۔ جامع مسجد پہلوان روڈ نزد جامع ہائی سکول گجرات روزانہ بعد نماز فجر دورانیہ ایک گھنٹہ' مدرس پروفیسر اشرف ندیم
* ترجمہ القرآن (منتخب آیات)۔ مسجد نور جیل چوک گجرات بعد نماز فجر' مدرس احسان اللہ صراف

# ٹوبہ ٹیک سنگھ (دارالسلام) میں حلقہ پنجاب غربی کے رفقاء کا ہفت روزہ دعوتی وتربیتی پروگرام

رپورٹ شاہد مجید

[illegible] اجتماع میں ہونے والے فیصلہ کے تحت غربی پنجاب کا پہلا ہفت روزہ پروگرام 23 تا 29 دسمبر 96ء کو ٹوبہ شہر میں لگایا گیا۔ 22 دسمبر کو [illegible] کے بعد رفقاء مرکز تنظیم اسلامی فیصل آباد میں اکٹھے ہوئے۔ پروفیسر خان محمد نے اخلاص نیت اور رضائے الٰہی کی خاطر جدوجہد کرنے کی جانب توجہ دلائی۔ نماز عشاء اور کھانے سے فراغت کے بعد رفقاء کی جماعت ٹوبہ کی طرف روانہ ہوئی۔ امیر [illegible] محمد رشید عمر ناظم حلقہ غربی پنجاب تھے۔ [illegible] میں رفقاء کے قیام کا بندوبست کیا گیا تھا [illegible] پہنچ کر اگلے دن کا نظام الاوقات رفقاء کو بتایا گیا۔ بعد ازاں سات دنوں کا نظام الاوقات طے کر

رفقاء کی ذمہ داری لگائی جاتی اور ہر روز ایک ساتھی کو بدل دیا جاتا یوں ایک ساتھی دو دن ذمہ داری نبھاتا۔ یوں تمام ساتھیوں کو طعام کے

سینٹر کے مالکان سے ملاقاتیں تھیں جس میں انہیں فکر آخرت کے حوالے سے اس غلط کاروبار کو چھوڑنے کی ترغیب دی گئی۔ اس جماعت نے تقریباً 250

## تفہیم دین کورس کے ذریعے سات موضوعات پر دعوتی خطابات کئے گئے

بندوبست کا تجربہ حاصل ہوا اور خدمت کا موقع بھی ملا۔ ناشتے کے بعد 9:30 بجے سے 10:30 بجے تک رفقاء کی فکری تربیت کا اہتمام ہوتا۔ روزانہ 2، 3 رفقاء کو خطاب کرنے کی دعوت دی جاتی چنانچہ وہ "تنظیم اسلامی کی دعوت" پر گفتگو کرتے۔ فرائض دینی کا جامع تصور اور انقلاب کا طریقہ کار مختصراً بیان کرتے۔ گفتگو کے بعد بقیہ رفقاء گفتگو میں موجود

افراد تک پیغام پہنچایا اور تقریباً 10 ویڈیو سینٹرز پر جا کر دعوت اور نہی عن المنکر باللسان کا فریضہ سرانجام دیا۔ مزید برآں گورنمنٹ کے بعض محکموں کے دفاتر میں ان کے افسران سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔

پروفیسر ادریس اور میاں محمد احمد پر مشتمل جماعت نے احمدی لائبریری کے نزدیکی بازاروں میں جا کر مختلف دکانداروں سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس جماعت نے تقریباً 150 افراد سے ملاقاتیں کیں اور ایک مسجد میں نماز کے بعد اور ایک مسجد میں خطاب جمعہ کے ذریعے دعوت پیش کی۔

صبح 11 بجے تا ظہر تک یہ [illegible] کام کرتیں اور پھر ظہر تا عصر [illegible] وقفہ ہوتا اس کے بعد پھر مغرب تک [illegible] جاری رہتا۔ ہفت روزہ کے دوران [illegible]

## سات دنوں میں سولہ مساجد میں اٹھائیس دعوتی خطابات کئے گئے

کیا گیا تھا اور سات دن اسی کے مطابق کام ہوتا رہا۔ اس ہفت روزہ پروگرام میں دعوت اور تربیت کا اہتمام کیا گیا چنانچہ جہاں لوگوں کے لئے دین اور اس کے تقاضے سمجھنے کے لئے خطابات کا اہتمام کیا گیا وہیں مختلف پہلوؤں سے رفقاء کی تربیت کا بھی سامان کیا گیا۔ روزانہ نماز فجر سے قبل تہجد کی نماز کی ترغیب دلانے کے لئے ساتھیوں کو نماز فجر سے کافی پہلے بیدار کر دیا جاتا۔ بلاشبہ نماز تہجد کو محاسبہ نفس اور تعلق باللہ کے ضمن میں اہم مقام حاصل ہے۔ تہجد اور فجر کے درمیان جو وقت بچتا اس میں تجوید و ترتیل قرآن کا اہتمام ہوتا حافظ ارشد علی یہ خدمت انجام دیتے رہے۔ دعوت و اقامت دین کے کام میں قرآن مجید سے شغف بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اس ضمن میں جہاں قرآن کی تعلیمات، ہدایات اور پیغام کو سیکھنے اور سکھانے کا کام اہم ہے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی تلاوت کو اچھی طرح سیکھا جائے، الفاظ کی ادائیگی درست ہو وگرنہ سامعین پر غلط تاثر پڑتا ہے اور خیر و برکت سے بھی محرومی ہوتی ہے۔ چنانچہ اس ہفت روزہ کے دوران اس پہلو پر

کوتاہیوں پر توجہ دلاتے اور مشورے دیتے۔ اس طرح تمام رفقاء کو دعوت بیان کرنے کا عملی تجربہ حاصل ہوا۔ اس ضمن میں بزرگ ساتھیوں کو بھی بیان کرنے کے لئے بلایا جاتا۔ کسی کو 3 اور کسی کو 5

## دعوتی پروگرام کے ذریعے پانچ احباب نے تنظیم اسلامی میں شمولیت اختیار کی

منٹ دیئے جاتے کہ وہ اس میں دعوت پیش کریں۔ تربیتی اجتماع کے بعد رفقاء کو دو دو کی جماعتوں میں تقسیم کر کے مختلف علاقے سونپ دیئے جاتے جہاں وہ مغرب کی نماز تک دعوت کا کام سرانجام دیتے۔

سے ایک اور اہم کام یہ کیا گیا کہ دوپہر کا کھانا بند کر دیا گیا صبح ناشتہ ذرا تاخیر سے [illegible] کھانے کے بجائے صرف چائے اور [illegible] کے بعد کھانا کھاتے یوں نہ صرف [illegible]

## وقت اور اخراجات کی بچت -- ہفت روزہ پروگرام میں دوپہر کا کھانا بند

راقم اور دلاسہ خان پر مشتمل جماعت جس کے امیر دلاسہ خان تھے، نے اقبال نگر کے رہائشی علاقہ میں تمام دن کام کیا۔ تقریباً 70 افراد سے ملاقاتیں ہوئیں اکثر ملاقاتیں تفصیلی نوعیت کی تھیں۔ چار مساجد میں نماز کے بعد راقم نے گفتگو کی، ایک مسجد میں خطاب جمعہ کا موقع بھی ملا۔

بلکہ اخراجات اور وقت کی بھرپور بچت ہوئی اور یہی وقت کھانے کے انتظام کے بجائے دعوت میں صرف ہوا اس تبدیلی کو تمام ساتھیوں نے پسند کیا اور آئندہ بھی اس پر عملدرآمد کا فیصلہ ہوا۔ دن کے اوقات میں تین مرتبہ بار میں وکلاء سے خطاب کا موقع ملا۔

روزانہ مغرب کے بعد اس ہفت روزہ پروگرام کا دعوتی نقطہ نظر سے اہم ترین اجتماع ہوتا۔ اس ہفت روزہ کے دوران "تفہیم دین کورس" کا اہتمام کیا گیا جس کے تحت سات موضوعات پر روزانہ باری باری خطاب ہوتا رہا۔ نیکی کا حقیقی تصور اور دین و مذہب کا فرق پر محمد رشید عمر نے خطاب کیا، حقیقت ایمان، مطالبات دین اور نبی اکرم ﷺ سے تعلق کی بنیادیں پر پروفیسر خان محمد نے گفتگو کی جب کہ جہاد کی حقیقت اور اس کے درجات اور موجودہ حالات میں غلبہ دین کا طریقہ کار پر راقم نے گفتگو کی

## دعوت و اقامت دین کے کام میں قرآن مجید سے تعلق بہت اہم ہے

بھی توجہ دی گئی۔ قریبی مسجد میں نماز باجماعت کی ادائیگی ہوتی رہی اور وہاں روزانہ فجر کے بعد درس قرآن جو مسجد کے خطیب دیتے تھے میں تمام رفقاء شرکت کرتے رہے۔ بعد ازاں رفقاء واپس لائبریری آجاتے اور وہاں تربیتی اجتماعات منعقد ہوتے۔ ان میں سیرت صحابہؓ پر گفتگو ہوتی۔ اقامت دین کے داعی کے لئے صحابہ کرامؓ کی زندگی، ان کے حالات و واقعات، ان کا جذبہ دعوت، جذبہ انفاق فی سبیل اللہ، طرز زندگی، ایثار و قربانی، جذبہ صبر، دین کی خاطر سختیوں اور بھوک کا برداشت کرنا بنیادی اہمیت کے حامل اوصاف ہیں۔ دعوت اور تربیت کے کام میں اس افضل ترین جماعت کا نقشہ سامنے رہنا چاہئے تاکہ جذبہ محرکہ اور رہنمائی حاصل ہوتی رہے چنانچہ اس حوالے سے راقم، محمد فاروق اور حکیم محمد سعید نے واقعات صحابہؓ کو بیان کرنے کا فریضہ سرانجام دیا۔ اسی طرح کھانے پینے، سونے، سفر، مہمان نوازی، لباس کے آداب کا مطالعہ بھی کیا گیا اور احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں ان کو سیکھنے کی کوشش کی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک طریقے میں حکمت و برکات پوشیدہ ہے لہٰذا داعی کے لئے ان سنتوں پر چلنا اور زندگی میں اختیار کرنا حضور ﷺ سے قربت، محبت اور دین میں حسن کا ذریعہ ہے۔ تربیتی اجتماعات کے بعد ناشتہ کیا جاتا اس حوالے سے دو

محمد فاروق اور بشیر پر مشتمل جماعت نے اسلام پورہ اور راجہ پارک کے علاقے میں کام کیا۔ تقریباً 100 افراد سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ایک سرکاری دفتر کے سٹاف کو دعوت دی۔ دو مساجد میں نماز کے بعد خطاب کا موقع ملا جب کہ ایک مسجد میں خطاب جمعہ کے ذریعے لوگوں تک دعوت پہنچائی۔ ناظم حلقہ اور ضیاء الرحمن پر مشتمل جماعت نے مختلف لوگوں

## 700 احباب کے ساتھ ذاتی رابطے کے ذریعے اور 1400 احباب تک خطابات کے ذریعے تنظیم کی دعوت پہنچائی گئی

سے ملاقاتیں کی۔ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس میں سٹاف کے سامنے دعوت پیش کی۔ روزانہ مقامی بار میں جا کر وکلاء سے ملاقاتیں کیں۔ 3 مرتبہ بار میں وکلاء سے خطاب کا موقع بھی ملا۔

پروفیسر خان محمد اور حاجی محمد عبداللہ پر مشتمل جماعت نے ہاؤسنگ کالونی اور کورٹس میں

یوں دین کا ایک جامع مفہوم اور دعوت لوگوں کے سامنے آئی۔ الحمدللہ یہ اجتماع کامیاب رہا۔ دعوت کے لئے نکلنے والی جماعتیں بات کرنے کے بعد ہر فرد کو اس کورس میں شرکت کی دعوت دیتیں [illegible] اور دین سیکھنے کی اہمیت واضح کرتی تھیں یوں پورے ٹوبہ شہر میں گشت کے ذریعے اس کورس کی بھرپور

## ویڈیو سینٹرز کے مالکان کو بھی ان کے کاروبار کے حوالے سے خصوصی توجہ دلائی گئی

جا کر دعوت کا کام کیا۔ جب کہ بعض مقامات پر خطاب بھی کیا۔

ملک احسان الٰہی اور حافظ ارشد پر مشتمل جماعت نے غلہ منڈی اور عوامی بستی کے علاقہ میں دعوت کا کام کیا۔ اس جماعت کی خاص بات ویڈیو

تشہیر اور ترغیب دی گئی جس کے نتیجے میں 25 تا 40 افراد کی اس کورس میں شمولیت رہی۔ ان میں تقریباً 20 افراد تسلسل سے شامل پروگرام رہے چنانچہ کورس کے آخری دن شرکاء کو اقامت دین کے کام میں عملاً حصہ لینے کی بھرپور ترغیب دی گئی۔ الحمدللہ

5 افراد نے باقاعدہ تنظیم اسلامی میں شمولیت کی یوں یہ بات واضح ہوئی کہ اگر کسی مقام پر قیام کر کے تسلسل سے دعوت دی جائے بار بار لوگوں سے ملا جائے بات تفصیل سے سامنے رکھی جائے تو اس ٹھوس طریقے کے نتیجے میں دعوت جڑ پکڑ سکتی ہے جب کہ اس سے پیشتر دو روزہ پروگرام کے دوران عام طور پر بیج بکھیرنے والا کام ہوتا رہا ہے۔ کورس کے لئے اسناد و انعامات رکھنے کے بجائے خالص دین سیکھنے کی ترغیب رکھی گئی تاکہ اخلاص سے لوگ شریک ہوں اور اس کام میں ساتھ چلنے پر بھی آمادہ ہوں۔ عشاء کی نماز کے بعد تالاب بازار کی قریبی جامع مسجد میں بھی یہی کورس تسلسل سے چھ دن چلتا رہا اور وہاں بھی دعوت دین پیش کی گئی البتہ مخصوص حالات کے باعث تنظیم کا نام کھل کر نہ لیا جا سکا۔ یوں یہ کورس تین مقامات پر چلا اور اصل ہدف مغرب تا عشاء کے دوران لائبریری میں منعقد ہونے والا کورس ہی رہا۔

اس ہفت روزہ کے دوران عشاء کی نماز کے بعد کھانے سے فارغ ہو کر اخلاقیات کے موضوعات پر بھی گفتگو رکھی گئی۔ یہ سلسلہ روزانہ جاری رہا اور اس میں غیبت، حسد، ریاء، تکبر، نفاق، فکر آخرت، فضیلت نماز، توبہ جیسے موضوعات پر ملک احسان الٰہی، ادریس رندھاوا، حافظ ارشد، بشیر، محمد رشید عمر نے گفتگو کی۔ یہ موضوعات باطنی اصلاح کی توجہ کے لئے مفید ثابت ہوئے۔ عشاء کی نماز کے بعد رفقاء سو جاتے تاکہ تہجد کے لئے بروقت بیدار ہو سکیں۔

اس اجتماع کے دوران 11 رفقاء نے مکمل طور پر، 3 رفقاء نے پانچ روز کے لئے اور 7 رفقاء نے جز وقتی شرکت کی۔ 700 سے زائد افراد تک انفرادی ملاقاتوں کے ذریعے اور تقریباً 1400 افراد تک خطابات کے ذریعے دعوت پہنچائی گئی۔ 16 مساجد میں 28 خطابات ہوئے۔ کثیر تعداد میں پمفلٹ تقسیم کئے گئے پورے شہر میں جماعتوں کی چلت پھرت سے تعارف ہوا اور آخر میں اللہ تعالیٰ نے 5 ساتھیوں کو اس قافلے میں شامل ہونے کی توفیق سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں کوتاہیوں، تکبر اور ریاء سے محفوظ فرمائے اور ان کوششوں کو قبول فرمائے۔ تنظیم اسلامی کے قافلہ دعوت و جہاد میں پروفیسر خلیل الرحمن، محمد نصر اللہ خان، زاہد جاوید، محمد وقار اکرم اور محمد زاہد نے شمولیت اختیار کی۔

●

## کراچی کی دعوتی سرگرمیاں

رپورٹ محمد سمیع کے قلم سے

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست کے محاورے کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب ہم ماہ رمضان المبارک سے قبل اپنے معاشرے کے مختلف طبقات کی سرگرمیوں پر نظر ڈالتے ہیں تو عوام کی اکثریت کو ہم روزے کی تیاریوں میں مصروف پاتے ہیں۔ ان میں کچھ وہ تاجر بھی شامل ہوتے ہیں جو رمضان سے قبل ضروری اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کر لیتے ہیں تاکہ ماہ صیام میں گراں فروشی کے ذریعے زیادہ سے زیادہ نفع کما کر زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کے قابل ہو سکیں۔ کچھ ایسی سیاسی جماعتیں بھی نظر آتیں جو افطار پارٹیوں کے پروگرام بنانے میں مصروف تھیں تاکہ ماہ مبارک کے دوران عوام سے رابطہ کی شکل پیدا ہو سکے۔ ان میں وہ سیاسی مذہبی جماعتیں پیش پیش ہوتی ہیں جو دوہرا اجر کماتی ہیں۔ افطار پارٹی سے قبل درس قرآن کی کوئی نشست منعقد کر لی اور تبلیغ کا فریضہ بھی ادا کر لیا۔ یہ نیکی کے وہ مختلف تصورات میں جو معاشرے میں رائج ہیں جب کہ

ہمارا کام تو نیکی کے اس حقیقی تصور کو عام کرنا ہے جس کی قرآن کریم میں نشان دہی کی گئی ہے پھر دعوت رجوع الی القرآن کی تحریک کو رمضان المبارک سے بہتر اور کون سا موقع میسر آسکتا ہے لہٰذا تنظیم اسلامی کے رفقاء ملک کے مختلف شہروں میں اور شہر کے مختلف علاقوں میں دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرام کی تیاریوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ دورہ ترجمہ قرآن کا فریضہ کسی نے خود انجام دینا ہے تو کئی جگہوں پر اس کے لئے امیر محترم کے کیسٹس کی سماعت، مختلف تفاسیر کا مطالعہ، نوٹس کی تیاری اور بھی کئی مرحلے ہیں جن سے اسے گزرنا پڑتا ہے۔ پھر اس پروگرام کی تشہیر، احباب کو اس میں شرکت کی دعوت، جہاں کوئی رفیق میسر نہ ہو وہاں دورہ ترجمہ قرآن کے آڈیو یا ویڈیو کیسٹس کا انتظام کرنا ایسی تمام سرگرمیاں اپنی جگہ مبارک لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ یہ سارا معاملہ رسمی بن کر نہ رہ جائے ایسا نہ ہو کہ رسم اذاں رہ جائے اور روح بلالی پرواز کر جائے لہٰذا اس کا اہتمام بھی ضروری ہے کہ رفقاء کو چوکنا رکھا جائے۔ اسی جذبے کے تحت تنظیم اسلامی ضلع شرقی نمبر 3 کراچی کے امیر نے تربیتی پروگرام میں اپنی گفتگو کا موضوع ہی "قرآن حکیم کو سننے کا حق کس طرح ادا کریں" رکھا اور قرآن کے مختلف مقامات سے آیات جمع کر کے ان کی نقول رفقاء میں تقسیم کروادی تاکہ گفتگو کے دوران وہ آیات سامنے رہیں۔ یہ اس لئے بھی ضروری تھا کہ اگرچہ دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرام تو تمام شرکاء مجلس کے لئے ہوتے ہیں لیکن رفقاء کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود کو اس کا اولین مخاطب سمجھیں۔ انہوں نے کہا کہ بنیادی بات یہ ہے کہ قرآن کو پورے انہماک اور توجہ کے ساتھ سنا جائے اور مکمل خاموشی اختیار کی جائے۔ اس طرح جو قرآن کریم کو سنیں گے اور آیات کی تلاوت سے قبل ان کا ترجمہ و تشریح پیش کیا جا چکا ہو گا تو "ضمیر پر نزول کتاب کا سماں بندھ رہا ہو گا جس کے نتیجے میں رقت قلبی بھی پیدا ہو گی، قرآن پر غور و فکر کے نتیجے میں عمل کا داعیہ بھی پیدا ہو گا اور اس کے احکام کی تبلیغ کو بھی فریضہ سمجھا جائے گا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کے مجموعی نظام کو قائم کرنے کی تڑپ دل میں پیدا ہو گی اور یہ ساری باتیں تعلق مع اللہ میں اضافہ کا باعث بنیں۔

احادیث کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے اعجاز لطیف نے جو اس پروگرام کی میزبانی کے فرائض بھی انجام دے رہے تھے، کہا کہ رمضان المبارک کے دوران شیاطین جن و انس قید کر دیئے جاتے ہیں۔ اس ماہ کے دوران جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ روزہ گناہوں کے خلاف ایک ڈھال ہے۔ اگر روزے ایمان واحتساب کے ساتھ رکھے جائیں تو پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہی معاملہ رات میں قیام کرنے والوں کا بھی ہے۔

بعد ازاں، جناب مظفر احمد نے حضرت بلالؓ کی زندگی کے واقعات اپنے مخصوص انداز میں پڑھ کر لوگوں پر رقت طاری کر دی۔ ناظم حلقہ کراچی جناب عبدالرزاق نے کہا کہ امیر محترم کے حکم پر میں نے حال ہی میں ناظم حلقہ کراچی کی ذمہ داری سنبھالی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں رفقاء کی دعاؤں کے ساتھ ان کا تعاون بھی درکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ رفقاء کو چاہئے کہ رمضان المبارک کے ہر ہر لمحے کو اپنے لئے قیمتی بنائیں۔ جناب اعجاز لطیف نے خطاب جمعہ میں ماہ رمضان کی فضیلتوں پر گفتگو کی۔

●

●

رجسٹرڈ ایل نمبر 127 CL
شمارہ 6
جلد 6
مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس' لاہور

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ

# ندائے خلافت لاہور

مدیر : عاکف سعید
معاون مدیر : نعیم اختر عدنان
ترتیب و تزئین : شیخ رحیم الدین
رابطہ آفس : A-67 گڑھی شاہو لاہور
فون : 6305110 - 6316638

## نہی عن المنکر باللسان کا ایک منفرد اور قابل تقلید انداز

لاہور (نامہ نگار خصوصی) تنظیم اسلامی لاہور وسطی کے ملتزم رفیق تجمل حسن میر نے ذاتی سطح پر سودی نظام کے خلاف نہی عن المنکر باللسان کا منفرد مگر قابل تقلید طریقہ اختیار کیا ہوا ہے۔ انہوں نے دن دن روزانہ دوپہر ایک تا دو بجے اسٹیٹ بینک لاہور کی عمارت کے سامنے "تنہا" مظاہرہ کیا' جس میں مجموعی طور پر تیس افراد سے متذکرہ موضوع پر گفتگو ہوئی اور 800 ہینڈ بل تقسیم کئے۔ درج ذیل مطالبات پر مشتمل ایک بینر آویزاں کیا گیا۔ "ملکی اور غیر ملکی قرضوں پر سود کی ادائیگی بند کی جائے اور سودی لین دین فوراً ختم کیا جائے' آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک جیسے اداروں سے قرضے لینا بند کئے جائیں' جب تک سودی نظام کی لعنت کا خاتمہ نہیں کیا جاتا بینکوں اور مالیاتی اداروں کا بائیکاٹ کیا جائے"

اس کے علاوہ سود سے متعلق آیات قرآنی واحادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمانی پر مشتمل مزید دو بینر باری باری درج ذیل عبارات میں سے آویزاں کئے جاتے رہے۔

* تجارت کو اللہ نے حلال کیا اور سود کو حرام' جو اس (حکم) کے بعد بھی سود کھائے تو وہ آگ میں پڑنے والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ جلتے رہیں گے۔
* اے مسلمانو! اللہ کی نافرمانی سے بچو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر تم سچے مسلمان ہو' اور اگر باز نہیں آتے تو پھر اللہ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کو تیار ہو جاؤ
* اللہ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے سود لینے اور دینے والوں پر اس کے گواہوں اور لکھنے والوں پر اور فرمایا یہ سب گناہ میں برابر ہیں
* محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے ستر گناہ ہیں جس میں سب سے ہلکا گناہ ماں سے بدکاری کے برابر ہے' محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم سود جان بوجھ کر کھانا 36 مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ برا ہے
* جس کی اللہ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی ہو کیا اس کی کوئی نیکی قبول ہو سکتی ہے؟ خبردار! سودی لین دین کرنے پر اللہ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی ہو جاتی ہے
* جس پر اللہ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہو وہ کتنا بدبخت انسان ہے؟ خبردار! سودی لین دین کرنے والوں پر اللہ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے

ہینڈ بل کے مضمون کی عبارت کچھ یوں ہے۔

### عوام کی معاشی بدحالی میں سود کا کردار

"جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں رات اور دن میں' چھپا کر اور ظاہر' ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے' نہ ان کو کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ مگر جو لوگ سود کھاتے ہیں ان کا حال اس شخص جیسا ہو گا جسے شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو۔ یہ سزا اس لئے ہو گی کہ انہوں نے کہا کہ تجارت بھی تو سود ہی جیسی چیز ہے حالانکہ تجارت کو اللہ نے حلال کیا اور سود کو حرام۔ پھر جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے یہ تنبیہہ پہنچے اور وہ باز آ جائے تو جو کچھ وہ پہلے کھا چکا سو کھا چکا۔ اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جو کوئی پھر سود لے تو وہ لوگ آگ میں پڑنے والے ہیں' وہ اس میں ہمیشہ جلتے رہیں گے۔ اللہ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے گنہگار انسان کو دوست نہیں رکھتا۔ یقیناً جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ نہ ان کو کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اے مسلمانو! اللہ کی نافرمانی سے بچو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود' اگر تم سچے مسلمان ہو۔ پھر اگر نہیں چھوڑتے تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کو تیار ہو جاؤ۔ اور اگر توبہ کر لو (اور سود چھوڑ دو) تو اپنے اصل سرمائے کے تم حق دار ہو۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔ تمہارا قرض دار تنگ دست ہو تو ہاتھ کھلنے تک اسے مہلت دو اور بخش دو تو تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم سمجھو۔ اور اس دن کی رسوائی اور مصیبت سے بچو جس میں تم سب اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر وہاں ہر شخص کو اس کی کمائی ہوئی نیکی یا بدی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی پر ذرا بھی ظلم نہ ہو گا۔ (سورۃ البقرہ۔ آیات 274 تا 281)

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے لعنت کی ہے سود لینے اور دینے والوں پر اور اس کے گواہوں اور لکھنے والوں پر (ایک اور حدیث میں نبی اکرمؐ نے ان سب پر لعنت کی اور فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں) اور فرمایا جس قوم میں سود اور زنا عام ہو جائے تو وہ اللہ کے عذاب کی مستحق ہو جاتی ہے۔ (احمد و مسلم) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے گناہ کے ستر حصے ہیں جس میں سب سے ہلکا گناہ اس کے برابر ہے کہ آدمی اپنی ماں سے بدکاری کرے۔ (ابن ماجہ) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درھم سود جان بوجھ کر کھانا چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ برا ہے۔ (احمد)

ان آیات اور احادیث کے مطالعے کے بعد کوئی سچا مسلمان جان بوجھ کر سودی لین دین میں ملوث نہیں رہ سکتا اور نہ ہی وہ ملکی معیشت میں سودی نظام کو برداشت کر سکتا ہے۔ سودی نظام کے بل پر پلے ہوئے مراعات یافتہ طبقات پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں کہ سودی بینکاری کے بغیر معاشی نظام چل ہی نہیں سکتا اور سودی نظام کی خوبیوں کی وجہ سے مغربی ملکوں نے بے مثال ترقی کر لی ہے۔ اس جھوٹے پروپیگنڈے کی وجہ سے خود مسلمان بھی اس دھوکے میں مبتلا ہیں جنہیں سود کا سب سے بڑا دشمن ہونا چاہئے تھا۔ عالمی اور مقامی سودخور اسی سودی نظام کے ذریعے عوام کا خون چوس رہے ہیں۔ نومبر

1991ء میں وفاقی شرعی عدالت نے مسئلہ سود پر اپنے تاریخی فیصلہ میں دلائل کے ساتھ فیصلہ دیا ہے کہ سود اور "ربا" ایک ہی چیز ہے اور بینک انٹرسٹ بھی سود ہے جو اللہ کے حکم کے مطابق حرام ہے۔

**سود کے نقصانات۔** ہمارے مسائل کی سب سے بڑی وجہ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم ہے جس کا سب سے بڑا ذریعہ سودی نظام ہے۔ اس نظام میں دولت امیروں سے امیروں کی طرف گھومتی رہتی ہے۔ جب کہ قرآن مجید میں تقسیم دولت کا اصول تو یہ ہے کہ دولت امیروں سے غریبوں کی طرف گردش کرے۔ سود کے کئی نقصانات ہیں مثلاً جس معاشرہ میں سودی نظام نافذ ہو وہاں اسلام کا وجود قائم نہیں رہ سکتا کیوں کہ اسلام اپنی بنیاد کے لحاظ سے سودی نظام سے براہ راست متصادم ہے اور یہ دونوں نظام ایک ساتھ معاشرے میں نہیں رہ سکتے بلکہ سود کے برے اثرات سے لوگ اسلامی تعلیمات سے غافل اور دور ہو جاتے ہیں اور یہ اثرات اسلامی نظریات کو دل و دماغ سے کھرچ کھرچ کر نکال دیتے ہیں۔ سودی لین دین سے لوگوں کے دلوں میں طمع' حسد' لالچ' کینہ' دھوکے بازی اور دوسری کئی اخلاقی اور روحانی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں جو اجتماعی زندگی کو گھن کی طرح کھا جاتی ہیں اور انسان کو اپنے اصل مقصد زندگی سے ہٹا کر دولت اور دنیا کی عیش و عشرت کا دیوانہ بنا دیتی ہیں۔ ماہرین نے تحقیق سے یہ ثابت کیا ہے کہ اگر سودی نظام ختم کر دیا جائے تو بیروزگاری ختم ہو جاتی ہے۔

ناقابل برداشت مہنگائی کی ایک وجہ افراط زر ہے جب کہ افراط زر کا سب سے بڑا ذریعہ خود خسارے کی سرمایہ کاری ہے' مثلاً پاکستان میں 1994-95ء کے بجٹ میں خسارہ کا اندازہ چار ہزار پانچ سو پچاس کروڑ (4,550) روپے تھا جب کہ سود کی ادائیگی پر چودہ ہزار آٹھ سو کروڑ (14,800) روپے خرچ ہوئے۔ غور کیجئے کہ یہ تمام خسارہ ختم ہو جاتا اگر ہمیں سود کی ادائیگی نہ کرنی پڑتی۔ ان چودہ ہزار آٹھ سو کروڑ (14,800) روپوں میں آٹھ ہزار تین سو کروڑ (8,300) روپے تو اندرون ملک سے لئے گئے قرضوں کا سود تھا۔ ان حقائق کی روشنی میں واضح ہو جاتا ہے کہ افراط زر کا سب سے بڑا ذریعہ حکومتوں کا معاشی خسارہ اور اس خسارے کی سب سے بڑی مد سود کی ادائیگی ہے۔ اگر سود کی ادائیگی نہ کرنی پڑتی تو نہ صرف خسارہ ختم ہو جاتا بلکہ تقریباً دس ہزار دو سو کروڑ (10,200) روپے فاضل بچ رہتے جن سے عوامی بھلائی کے کئی مفید کام کئے جا سکتے تھے۔

94-95ء کے ملکی بجٹ کا نصف سے زیادہ حصہ بیرونی قرضوں کے سود کی ادائیگی میں خرچ ہوا۔ اس سود کی ادائیگی اور افسر شاہی کے اخراجات پورے کرنے کے لئے ہر حکومت کو ٹیکسوں کی شرح میں بھی اضافہ کرنا پڑتا ہے اور سودخور سامراج کے عالمی اداروں آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے حکم پر بجلی' گیس' پیٹرول اور دیگر اشیاء کی قیمتوں میں بار بار اضافہ کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے مہنگائی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

دنیا بھر کے صارفین بالواسطہ طور پر سودخور سرمایہ داروں کو ٹیکس ادا کرتے ہیں کیونکہ صنعتکار جتنے سودی قرضے لیتے ہیں وہ ان کے سود کا بوجھ صارفین ہی پر ڈالتے ہیں اور اشیاء کی قیمتوں میں سود کا حصہ شامل کر کے اس سود کی ادائیگی کی ذمے داری ساری انسانیت پر لگا دیتے ہیں اور بالآخر یہ سارا منافع جمع ہو کر سود خوروں کے پاس پہنچ جاتا ہے۔

ملکی تعمیر و ترقی کے لئے حکومتیں جو قرضے مقامی بینکوں' عالمی بینک' آئی ایم ایف اور دیگر مالیاتی اداروں سے لیتی ہیں ان کا سود بھی عوام کو ہی ادا کرنا پڑتا ہے۔ حکومتیں سود اور قرضوں کی ادائیگی کے لئے ٹیکسوں میں اضافے اور نئے نئے ٹیکس عائد کرتی ہیں جو ملک کا ہر شہری ادا کرتا ہے اور اس طرح وہ بالواسطہ طور پر سود کے گناہ عظیم میں شامل ہو جاتا ہے۔

مسلمانو! آیئے اپنے آپ کو' اپنے بچوں کو اور اپنی آئندہ نسلوں کے تحفظ کے لئے اور معاشی ناانصافی کے ظلم میں پسے ہوئے ان کروڑوں عوام کے لئے' جو جانوروں کی سطح پر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں' اپنے وقت اور جان کی قربانی دے کر سودی نظام کی لعنت کے خاتمہ کی تحریک چلائیں جو بالآخر اسلامی انقلاب یعنی نظام خلافت کے قیام کی تمہید ثابت ہو گی۔ سودی نظام کے خاتمے سے نہ صرف دنیا میں امن اور معاشی خوشحالی حاصل ہو گی بلکہ اللہ کے حکم کے نفاذ کے نتیجے میں اللہ کی رضا اور دنیا اور آخرت کے عذاب سے چھٹکارا حاصل ہو گا۔

## گوجر خان میں منعقدہ مبتدی تربیت گاہ کی رپورٹ از قلم ناصر غنی

27 دسمبر 96ء کو بعد نماز جمعہ گوجر خان میں مبتدی رفقاء کے لئے ہفت روزہ تربیت گاہ کا آغاز ہوا۔ تربیت گاہ میں شریک رفقاء و احباب کی تعداد 26 تھی جو اٹک' راولپنڈی' ایبٹ آباد' میانوالی' آزاد کشمیر' جہلم' مانسہرہ' کوئٹہ' سرگودھا' گوجر خاں اور جلال پور سے تعلق رکھتے تھے۔ تربیت گاہ میں گاہے گاہے مقامی احباب بھی شرکت کرتے رہے۔ ناظم تربیت جناب رحمت اللہ بٹر اور ان کے نائب جناب محمد اقبال نے بڑی جانفشانی اور عمدگی سے شرکاء کو تربیت دی۔ تنظیم اسلامی کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق نے بطور خاص تشریف لا کر خطاب کیا جب کہ ناظم حلقہ پنجاب شمالی جناب شمس الحق نے بھی رفقاء سے ملاقات کی۔

دین کی معلومات کے لحاظ سے یہ ایک بہت معلوماتی تربیت گاہ تھی صبح چار بجے تمام رفقاء کو بیدار کر دیا جاتا اور تہجد کی نماز کے بعد رحمت اللہ بٹر رفقاء کو مسنون دعائیں یاد کرواتے یہ سلسلہ 6 بجے تک جاری رہتا۔ نماز فجر کے بعد محترم رحمت اللہ بٹر شرکاء کو منتخب احادیث میں سے کسی ایک حدیث کی تفسیر و بیان کرتے اور حاضرین پر زور دیتے کہ وہ اللہ اور رسولؐ کے احکام کی پابندی کریں تاکہ اللہ کی رضا اور آخرت کی فلاح نصیب ہو۔ مسجد سے فارغ ہونے کے بعد آدھ گھنٹہ آرام کے لئے دیا جاتا اور آٹھ بجے ناشتہ شروع ہوتا اور ساڑھے آٹھ بجے پھر لیکچر شروع ہو جاتا۔ مختلف موضوعات پر ایک بجے تک لیکچر جاری رہتے' ہر لیکچر کا وقت ایک گھنٹہ ہوتا۔ نماز ظہر کے بعد مقامی مسجد میں رحمت اللہ بٹر صاحب حاضرین سے دعوتی خطاب کرتے۔ نماز ظہر کے بعد کھانے اور آرام کا وقفہ ہوتا۔ شام کی نماز تک لیکچر جاری رہتا اور شام کی نماز کے لئے تمام رفقاء مسجد میں جاتے جہاں رحمت اللہ بٹر لیکچر دیتے پھر واپس تربیت گاہ میں آ کر عشاء کی نماز تک لیکچر ہوتا اور نماز عشاء کے لئے دوبارہ مسجد میں رفقاء جاتے جہاں بٹر صاحب حسب معمول خطاب کرتے۔ پھر واپس تربیت گاہ پہنچ کر رات 9 بجے تک لیکچر کا سلسلہ جاری رہتا اور 9 بجے کے بعد رات کا کھانا کھایا جاتا بعد ازاں رفقاء کو سونے کا موقع دیا جاتا۔ روزانہ کا طے شدہ نظام الاوقات پورے ہفتے جاری رہا۔ نمازوں کی ادائیگی کے لئے تین مختلف مساجد میں حاضری ہوتی تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک دین کی دعوت پہنچائی جا سکے۔

رفقاء نے بڑی لگن اور توجہ کے ساتھ تمام لیکچر سنے اور اس بات کا اظہار کیا کہ ہمیں اس تربیت گاہ سے بہت فائدہ ہوا۔ تربیت گاہ ختم کرنے کے بعد رفقاء ایک نئے عزم کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹے کہ ہم اللہ کے دین کو اپنی ذات اور گھر پر نافذ کریں گے اور لوگوں کو اس کی دعوت دیں گے۔

مقامی احباب نے رفقاء کی عمدگی سے خدمت کی خصوصاً جناب مرتضیٰ شاہ جن کے گھر پر یہ تربیت گاہ منعقد ہوئی۔ جب کہ جناب فاروق حسین اور جناب اللہ دتہ اور جناب ظفر اسلام نے رفقاء کی ضروریات پوری کرنے کی بھرپور کوشش کی اللہ تعالیٰ ان کو اجر عطا فرمائے

## فیصل آباد کے رفقاء کی تنظیمی اور دعوتی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی شرقی و غربی کے زیر اہتمام دو روزہ پروگرام جیسے ہی حسب معمول رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ رمضان المبارک سایہ فگن ہوا۔ تنظیم اسلامی غربی کی مشاورتی میٹنگ میاں محمد اسلم کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ اس میں دو روزہ پروگرام تشکیل پایا۔ تنظیم اسلامی شرقی کے امیر ملک احسان الٰہی نے میاں محمد اسلم سے رابطہ کر کے دو روزہ میں شمولیت کی اجازت حاصل کی۔ پروگرام میں 16 رفقاء نے جزوی طور پر شرکت کی۔ 16 جنوری نماز عشاء سے قبل رفقاء دفتر حلقہ جمع ہوئے جہاں حسب معمول دورہ ترجمہ قرآن کا پروگرام جاری تھا۔ دو روزہ میں شرکت کرنے والے رفقاء نے دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرام میں بھی شرکت کی جو رات ایک بجے تک جاری رہتا تھا۔ 17 جنوری کو نماز فجر کے بعد مقامی مساجد میں ملک احسان الٰہی صاحب اور راقم نے خطاب کیا۔ رفقاء کو چار ٹیموں میں تقسیم کر کے منصورہ آباد' طارق آباد اور عبداللہ پور کے علاقہ جات میں احباب سے ملاقاتیں کی گئیں۔ "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" نامی کتابچہ تقسیم کیا گیا